بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

عالمِ اسلام کے فرزندِ جلیل اور عالمِ عرب کے بطلِ عظیم زعیم مصر صدر جمال عبدالناصر اچانک ملتِ مسلمہ کو داغِ مفارقت دے گئے۔ افریشیائی اقوام کا نشید حریت اور ناقوسِ آزادی یکایک خاموش ہوگیا۔ افسوس کہ استعمار کو للکارنے والا مردِ جری اور سامراج کا بدترین دشمن ہم سے جدا ہوگیا۔ ساری انسانیت ماتم کناں ہوگئی اور پوری عرب دنیا حیران اور سرگرداں رہ گئی، مصر کا سہاگ اجڑ گیا اور عالمِ عرب کی آبرو چلی گئی۔ سچ ہے اگر ایسے موقعہ پر کہا جائے ہے

وما كان قيس هلكه هلك واحد

ولكنه بنيان قوم تهدما

مرحوم صدر ناصر کے بعض اقدامات اور پالیسیوں سے اختلاف کیا جاسکتا تھا اور دشمنوں نے اسے بڑھا چڑھا کر اچھالا بھی، مگر صدر ناصر نے استبداد اور استعمار میں جکڑے ہوئے عالمِ عرب کی نشأۃِ ثانیہ میں جو بنیادی کردار ادا کیا اُسے تسلیم کرنے پر ان کا بدترین دشمن بھی مجبور ہوگا۔ انہوں نے عربوں کو آزادی کا سبق سکھایا، شہنشاہیت کے بت توڑے، اتحاد اور خودی کا جذبہ ابھارا، عربوں کو مغربی سامراج کے طلسم سے نکالا۔ جہادِ حریت کے ہر محاذ پر وہ سالارِ کارواں بن کر نمودار ہوئے، وہ فرشتہ نہیں انسان تھے۔ ان میں خامیاں بھی ہوسکتی تھیں، اللہ تعالیٰ ان سے درگذر کرے، مگر یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جاسکے گی کہ صدیوں بعد عالمِ اسلام کو ان جیسا غیور و جسور، باہمت، بلند حوصلہ، معتدل مزاج اور بلند اقبال نصیب ہوا تھا۔ اس وقت عرب دنیا ایک نازک موڑ پر ہے جسے صدر ناصر جیسے رجلِ عظیم کی بے حد ضرورت تھی۔ مگر خدائے حکیم وعلیم کی مرضی کے سامنے کس کی چل سکتی ہے۔ وہی حکمتوں والی ذات ہے، وہی اچھی طرح جانتا ہے کہ عربوں کے مقدر میں کیا لکھا ہے۔ سب کو اس دنیا سے جانا ہے مگر صدر ناصر کا ایسے حالات میں عربوں سے جدا ہو جانا علامات ساعت میں سے کچھ کم بات معلوم نہیں ہوتی۔ صدر ناصر مر گئے ہیں مگر ان کو زندہ رکھنے کی ایک صورت ہے کہ ساری اسلامی دنیا ان کے مشن کو تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے اور وہ مشن ہے پورے ایشیا بالخصوص عرب دنیا